ماہِ قرآن رمضان المبارک میں امتّ محبوبِ رحمٰن کو پہنچائیں،

پیغامِ قرآن اور فرامینِ شاہِ دو جہان

درسِ قرآن و حدیث

پیشکش

علامہ راشد علی عطاری مدنی

درس نمبر: 16

ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

درسِ رمضان المبارک:16

خلاصہ پارہ 16

مع درسِ حدیث

پیشکش

علامہ ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹر نیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُسْتَطْرَف، ج ا، ص ۴۰، دار لفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب	:	خلاصہ پارہ 16 مع درسِ حدیث
مرتب	:	علامہ ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی
صفحات	:	28
اشاعت اوّل	:	مارچ 2024ء (ویب ایڈیشن)
پیشکش	:	ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

اس فائل میں سولھویں پارے کا خلاصہ ہے جسے آپ تراویح
کے بعد صرف 10 منٹ میں بیان کر سکتے ہیں
اس کے بعد 1 حدیثِ قدسی ہے اور 2 حدیثِ نبوی ہیں
ان کا درس آپ بعدِ عصر یا فجر میں اپنی سہولت سے دے سکتے
ہیں
ہماری فائل پر عمل کریں گے تو ان شاء اللہ اختتام رمضان پر
مکمل قرآن پاک کا مختصر خلاصہ
ایک اربعین احادیثِ قدسیہ (امام غزالی)
اور ایک اربعین احادیث نبویہ (علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی)
پڑھنے اور سنانے کی سعادت پائیں گے۔ ان شاء اللہ

خلاصہ پارہ:16

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

الصلوۃ والسلام علیك یارسو ل اللّٰہ

نوٹ: یہ خلاصہ مفتی اعظم پاکستان، مفتی منیب الرحمٰن صاحب کے خلاصہ مضامین قرآن سے ہی لیا گیا ہے البتہ خلاصہ دَر خلاصہ اسی سے مختصر کیا گیا ہے۔

پندرھویں پارے میں حضرت موسیٰ وحضرت خضر علیہما السلام کے درمیان ہونے والی گفتگو بیان کی جارہی تھی کہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: جن اَسرار کا آپ کو علم نہیں ،اُن کے بارے میں آپ صبر نہیں کرپائیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: "انشاءاللہ آپ مجھے صابر پائیں گے"۔

پھر یہی واقعہ سولہویں پارے میں بھی جاری رہا۔

حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: " آپ میری پیروی کرتے ہوئے میرے کسی فعل کے بارے میں سوال نہیں کریں گے ،تاوقتیکہ میں خود آپ کو بتادوں"

چلتے چلتے وہ دونوں ایک کشتی میں سوار ہوئے تو ،حضرت خضر علیہ

السلام نے اُس کشتی میں شگاف ڈال دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: "یہ تو آپ نے بہت بری بات کی 'اس سے تو سواریوں کے ڈوبنے کا خطرہ لاحق ہوسکتا ہے"۔

حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: میں نے آپ سے یہی تو کہا تھا کہ آپ صبر نہیں کرپائیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میری بھول پر میری گرفت نہ کیجئے اور میرے مشن کو مجھ پر دشوار نہ کیجئے۔

راہ چلتے اُن دونوں کی ملاقات ایک لڑکے سے ہوئی اور حضرت خضر علیہ السلام نے اُس لڑکے کو قتل کردیا۔

موسیٰ علیہ السلام نے کہا: "آپ نے ایک بے قصور شخص کو قتل کردیا 'آپ نے یہ بہت برا کام کیا"۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا:"میں نے تو آپ سے کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کرسکیں گے"۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا:اس کے بعد میں اگر آپ سے کوئی سوال کروں 'تو مجھے ساتھ نہ رکھئے گا۔

پھر چلتے چلتے ایک بستی والوں کے پاس آئے 'انہوں نے اُن سے کھانا مانگا 'تو اُنہوں نے میزبانی نہ کی 'اس کے باوجود اُس گاؤں کی ایک دیوار

گرا چاہتی تھی، حضرت خضر علیہ السلام نے اُسے ٹھیک کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ان بے لحاظ لوگوں سے آپ نے مزدوری ہی لے لی ہوتی۔

حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: اب آپ کے اور میرے راستے جدا ہیں، میں اپنے تینوں کاموں کی حکمت آپ کو بتا دیتا ہوں: (1) کشتی سمندر میں کام کرنے والے مسکین لڑکوں کی تھی اور آگے ایک ظالم بادشاہ تھا، جو ہر صحیح وسالم کشتی کو زبردستی لے لیتا تھا، میں نے اُس کشتی کو عیب دار کر دیا، تاکہ اُس کی دست برد سے بچی رہے۔ (2) لڑکے کے ماں باپ مومن تھے اور اندیشہ تھا کہ یہ بڑے ہو کر اُن کو سرکشی اور کفر میں مبتلا کر دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اُن کو ایک پاکیزہ اور زیادہ رحم دل بیٹا عطا فرمائے گا۔ (3) گاؤں میں دیوار دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اُس کے نیچے اُن کا خزانہ دفن تھا اور اُن دونوں کا باپ ایک صالح شخص تھا، تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ جوان ہو کر اپنے رب کی رحمت سے اپنا خزانہ نکالیں۔ یہ تینوں کام میں نے اپنی رائے سے نہیں کئے، یعنی یہ اللہ کا حکم تھا، لیکن آپ صبر نہ کر سکے اور جلد بازی میں سوال کر بیٹھے۔

آیت 83 سے ذوالقرنین کا ذکر ہے ' اللہ نے انہیں زمین میں اقتدار عطا کیا' وہ ایک مہم پر نکلے اور طلوعِ آفتاب کی جگہ پہنچے تو ایک قوم کو پایا' جن پر سورج پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا' پھر ایک اور مہم پہ نکلے اور دو پہاڑوں کے درمیان پہنچے ' ان پہاڑوں کے اس پار ایک قوم تھی جو کوئی بات نہیں سمجھتی تھی۔ انہوں نے کہا: اے ذوالقرنین! یاجوج وماجوج زمین میں فساد کر رہے ہیں' ہم آپ کو کچھ سامان مہیا کرتے ہیں آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنا دیں۔ ذوالقرنین نے کہا: اللہ نے مجھے طاقت دی ہے اور میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنادوں گا۔ اس دیوار میں لوہا اور تانبا بھی پگھلا کر ڈالا گیا' تاکہ وہ دیوار ناقابلِ شکست ہو جائے۔ ذوالقرنین نے کہا کہ یہ میرے رب کی رحمت سے بنی ہے اور جب میرے رب کا مقررہ وقت آئے گا' تو وہ اس دیوار کو ریزہ ریزہ کر دے گا۔ آخری آیات میں اللہ نے فرمایا کہ اگر سارے سمندر' اور ان جیسے اور بھی آجائیں' مل کر روشنائی بن جائیں تو میرے رب کے کلمات ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جائیں گے۔

سورہ مریم

سورۂ مریم میں اس امر کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو بیٹے (یحییٰ) کی بشارت دی۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بچپن ہی میں نبوت عطا کی اور کتاب دی' وہ پاکیزہ' متقی' ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے تھے۔

اس کے بعد حضرت مریم کا ذکر ہے کہ وہ گھر والوں سے دور چلی گئیں اور باپردہ جگہ کو اختیار کر لیا۔

ان کے پاس فرشتہ بشری شکل میں آیا اور کہا کہ میں آپ کے رب کا فرستادہ ہوں اور اس نے انہیں پاکیزہ لڑکے کی بشارت دی۔

حضرت مریم نے کہا میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا' حالانکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں اور میں بدکار بھی نہیں ہوں۔

فرشتے نے کہا کہ اللہ کیلئے یہ بات آسان ہے اور اللہ اسے لوگوں کیلئے نشانی بنائے گا اور اللہ کا یہ فیصلہ طے ہو چکا ہے۔

انہیں حمل ہوا اور وہ ایک دور مقام پر کھجور کے درخت کے پاس چلی گئیں۔ فرشتے نے ندا دی کہ آپ غمگین نہ ہوں' اگر کوئی بشر آپ سے سوال کرے' تو کہیے کہ میں نے (چپ کے) روزے کی نذر مانی ہے اور میں

کسی انسان سے کلام نہیں کروں گی۔

پھر وہ بچے کو اٹھائے قوم کے پاس گئیں تو قوم نے ملامت کی کہ یہ کیا ہوا۔ مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا اور قوم نے کہا کہ ہم گود کے بچے سے کیسے کلام کریں' بچے نے کہا: میں اللہ کا بندہ ہوں' اس نے مجھے کتاب و نبوت عطا کی ہے اور بابرکت بنایا ہے۔

آیت 51 سے مختلف انبیائے کرام کا ذکر ہے۔ اسماعیل علیہ السلام کو وعدے کے سچے' رسول نبی اور اللہ کے پسندیدہ قرار دیا گیا۔ ادریس علیہ السلام کو صدیق نبی قرار دیتے ہوئے فرمایا: ہم نے ان کو بلند جگہ پر اٹھالیا۔

آیت 76 سے بتایا کہ جو لوگ گمراہی میں مبتلا ہیں' ان کی ابتلا میں اضافے کیلئے مہلت کی مدت بڑھادی جاتی ہے اور جو ہدایت یافتہ ہیں' ان کو مزید استقامت نصیب ہوتی ہے اور اللہ کے ہاں ثواب اور انجامِ خیر کے اعتبار سے باقی رہنے والی نیکیاں سب سے بہتر ہیں۔

سورہ طٰہٰ

ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ قرآن نصیحت کیلئے نازل ہوا اور اللہ ظاہر وباطن سب کو جانتا ہے' وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور اس کے سبھی نام

اچھے ہیں۔

آیت 10 سے مَدین سے واپسی کے سفر کے دوران موسیٰ علیہ السلام کے اس واقعے کا بیان ہے کہ وہ ایک جگہ اپنی اہلیہ کو ٹھہرا کر آگ لینے طور پر گئے۔ وہاں انہیں غیب سے ندا آئی کہ اے موسیٰ! میں آپ کا رب ہوں ' آپ طویٰ کی مقدس وادی میں ہیں ' ادباً اپنے جوتے اتار دیجئے ' میں نے آپ کو چن لیا ہے اور میرے پیغامِ وحی کو توجہ سے سنئے ' میں اللہ وحدہٗ لا شریک ہیں ' میری بندگی کیجئے اور میری یاد کے لئے نماز قائم کیجئے۔ اسی موقع پر آپ کو معجزات عطا ہوئے اور آپ کو حکم ہوا کہ جا کر فرعون کو دعوتِ حق دیجئے۔

آیات 25 تا 28 موسیٰ علیہ السلام کی دعا کو بیان کیا: "اے میرے رب میرے لئے میرا سینہ کھول ' میرے لئے میرا کام آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تا کہ وہ لوگ میری بات سمجھیں"۔

آیت 38 سے موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت کے حالات کا ذکر ہے۔ فرعون نے حکم دے رکھا تھا کہ بنی اسرائیل کے ہر گھر میں پیدا ہونے والے بیٹے کو قتل کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں

کے ذہن میں یہ بات ڈالی کہ وہ اپنے نومولود بیٹے کو ایک صندوق میں بند کرکے دریامیں ڈال دیں' للہ کے حکم سے یہ تابوت کنارے لگے گا اور للہ کے دشمن (فرعون) کے ہاتھ لگ جائے گا۔ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے ایساہی کیاتاکہ رب کی نگرانی میں موسیٰ علیہ السلام کی پرورش ہو۔

آیت 43 سے موسیٰ وہارون علیہما السلام کو حکم ہوا کہ آپ دونوں فرعون کے پاس جاؤ' وہ سرکش ہوچکاہے' اسے نرمی کے ساتھ دعوتِ حق دو' شاید وہ نصیحت حاصل کرلے۔ وہ دونوں فرعون کے پاس گئے اور کہا کہ ہم للہ کے رسول ہیں' بنی اسرائیل کو اذیت نہ دو اور انہیں ہمارے ساتھ بھیج دو۔ فرعون نے للہ کی ذات کے بارے میں موسیٰ وہارون علیہما السلام سے مجادلہ کیا' ان پر جادوگر ہونے کا الزام لگایا اور پھر اپنے جادوگروں کو بلاکر مقررہ دن پر مقابلے کا چیلنج دیا' اس کی تفصیل پچھلی سورتوں میں گزر چکی ہے کہ جادوگر ناکام ہوگئے۔

آیت:85 سے سامری کا ذکر ہے کہ اُس نے بنی اسرائیل کو گمراہ کیا۔

آیت 105 سے فرمایا: لوگ آپ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں' آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب اُنہیں ریزہ ریزہ کردے گا اور پوری زمین

ہموار میدان کی طرح ہو جائے گی۔

آیت 109 میں فرمایا: آج اللہ کی بارگاہ میں کسی کو مجالِ شفاعت نہیں ہو گی، سوائے اُس کے جسے وہ اِذنِ شفاعت عطا کرے اور جس کے قول سے وہ راضی ہو۔

آیت 124 میں فرمایا کہ اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لیے تنگ زندگانی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے

کہے گا اے رب میرے مجھے تو نے کیوں اندھا اٹھایا میں تو انکھیارا (دیکھنے والا) تھا

فرمائے گا یونہی تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں تو نے انہیں بھلادیا اور ایسے ہی آج تیری کوئی خبر نہ لے گا

سورۃ کے آخر میں کفار کے بارے میں فرمایا کہ: اور اگر ہم انہیں کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے رسول کے آنے سے پہلے تو ضرور کہتے اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں پر چلتے قبل اس کے کہ ذلیل ورسوا ہوتے۔

خلاصہ دَر خلاصہ

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اللہ کے نبی و رسول اور حضرت خضر سے افضل و اعلیٰ ہیں۔

حضرت ذوالقرنین نے تین سفر کیے، مشرق و مغرب اور تیسرے سفر میں دو پہاڑوں کے درمیان پہنچے۔

یاجوج ماجوج کے آگے بنائی گئی دیوار اللہ کے روزوں میں سے ہے، جو وقت آنے پر ہی معلوم ہو گی۔

ذوالقرنین نے فرمایا: یہ میرے رب کی رحمت سے بنی ہے اور جب میرے رب کا مقررہ وقت آئے گا' تو وہ اس دیوار کو ریزہ ریزہ کر دے گا۔

اگر سارے سمندر' اور ان جیسے اور بھی آجائیں' مل کر روشنائی بن جائیں تو میرے رب کے کلمات ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جائیں گے۔

حضرت مریم باپردہ، متقی پرہیز گار خاتون تھیں۔

حضرت عیسیٰ نے ماں کی گود میں یہ کلام کیا: میں اللہ کا بندہ ہوں' اس نے مجھے کتاب و نبوت عطا کی ہے اور بابرکت بنایا ہے۔

جو لوگ گمراہی میں مبتلا ہیں' ان کی ابتلا میں اضافے کیلئے مہلت کی

مدت بڑھادی جاتی ہے

جو ہدایت یافتہ ہیں' ان کو مزید استقامت نصیب ہوتی ہے

قرآن نصیحت کیلئے نازل ہوا اور اللہ ظاہر و باطن سب کو جانتا ہے

موسیٰ علیہ السلام کو تبلیغ کا حکم مدین سے واپسی پر ہوا۔

انہیں غیب سے ندا آئی کہ اے موسیٰ! میں آپ کا رب ہوں' آپ طویٰ کی مقدس وادی میں ہیں' ادباً اپنے جوتے اتار دیجئے' میں نے آپ کو چن لیاہے اور میرے پیغامِ وحی کو توجہ سے سنئے' میں اللہ وحدہٗ لاشریک ہیں 'میری بندگی کیجئے اور میری یاد کے لئے نماز قائم کیجئے۔ اسی موقع پر آپ کو معجزات عطاہوئے اور آپ کو حکم ہوا کہ جاکر فرعون کو دعوتِ حق دیجئے۔

موسیٰ وہارون علیہما السلام کو حکم ہوا کہ آپ دونوں فرعون کے پاس جاؤ' وہ سرکش ہوچکاہے' اسے نرمی کے ساتھ دعوتِ حق دو' شاید وہ نصیحت حاصل کرلے۔

جس نے اللہ کی یاد سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لیے تنگ زندگانی ہے اور اللہ اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائے گا

وہ بولے گا: اے رب میرے مجھے تو نے کیوں اندھا اٹھایا میں تو

انکھیارا (دیکھنے والا) تھا

فرمائے گا یونہی تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں تونے انہیں بھلادیا اور ایسے ہی آج تیری کوئی خبر نہ لے گا

کفار کے بارے میں فرمایا کہ: اور اگر ہم انہیں کسی عذاب سے ہلاک کردیتے رسول کے آنے سے پہلے تو ضرور کہتے اے ہمارے رب تونے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں پر چلتے قبل اس کے کہ ذلیل ورسوا ہوتے۔

درسِ حدیثِ قدسی

اَلْمَوَاعِظُ فِی الْاَحَادِیْثِ الْقُدُسِیَّۃ

حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی

اَلْمُتَوَفّٰی ۵۰۵ھ

اللہ کریم نے جس طرح قرآن حکیم میں اپنے بندوں کو نصیحتیں فرمائی ہیں، اسی طرح اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان حق ترجمان سے **"اَحادیث قدسیہ"** میں بھی نصیحتیں فرمائی ہیں۔

جس حدیث شریف کو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رب تعالیٰ کی نسبت سے اپنے الفاظ میں بیان فرمایا اسے **حدیثِ قدسی** کہتے ہیں۔(مراٰۃ المناجیح، ج۱، ص۱۸۰ ملخصًا)

حدیث قدسی:26: میرے ہو جاؤ میں تمہارا ہو جاؤں گا

يقول الله تعالى: "يا بن آدم! أكثروا من الزّاد فإنّ الطّريق بعيد، وجدّد القيام لله فإنّ البحر عميق، وحقّقوا العمل فإنّ الصّراط دقيق، وأخلص الفعل فإنّ النّاقد بصير. فشهواتك في الجنّة، وراحتك إلى الآخرة، ولديك الحور العين، وكن لي أكن لك، وتقرّب إليّ في هوان الدّنيا وحبّ الأبرار، فإنّ الله لا يضيّع أجر المحسنين"."

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "**اے ابن آدم!** کثیر زادِ راہ اکٹھا کرلو کیونکہ راستہ بہت طویل ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے روزانہ قیام کیا کرو اس لئے کہ جنت کے راستے میں حائل گھاٹیاں بہت گہری ہیں، اچھے اعمال بجالاؤ کیونکہ پل بہت باریک ہے، ہر کام اِخلاص کے ساتھ کرو کہ پرکھنے والا باخبر ہے۔ تمہاری خواہشات جنت میں اور راحت و سکون آخرت میں ہے اور تمہارے پاس بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی، لہٰذا تم میرے ہو جاؤ میں تمہارا ہو

جاؤں گا۔ دُنیا میں عاجزی وانکساری اور فرمانبرداروں سے محبت کرنے کے سبب میرا قرب حاصل کرو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔



درسِ حدیث نبوی ﷺ

حدیث:۲۱

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِيْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِيْ قَوْمٍ اِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ

(1)(مشکوٰۃ، باب تغیر الناس، ص۴۵۹)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب کسی قوم میں خیانت ظاہر اور کھلم کھلا ہونے لگتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس قوم کے دل میں اس کے دشمنوں کا خوف اور ڈر ڈال دیتا ہے اور جب کسی قوم میں زِنا کاری پھیل جاتی ہے تو اس قوم میں بکثرت موتیں ہونے لگتیں ہیں اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرنے لگتی ہے اُس قوم کی روزی کاٹ دی جاتی ہے اور جو قوم ناحق فیصلہ کرنے لگتی ہے اس قوم

میں خون ریزی پھیل جاتی ہے اور جو قوم عہد شکنی اور بد عہدی کرنے لگتی ہے اس قوم پر اس کے دشمن کو غالب و مسلط کردیا جاتا ہے۔

حدیث:۲۲

عَنْ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ: صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الظُّھْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ قَالَ: فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا(1) (مشکوٰۃ، باب المعجزات، ص۵۴۳)

ترجمہ: حضرت عَمرو بن اَخطب اَنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک دن ہم لوگوں کو رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز

پڑھائی اور منبر پر چڑھ گئے اور ظہر کی نماز تک خطبہ پڑھتے رہے پھر اُترے اور نماز پڑھ کر پھر منبر پر چڑھ گئے اور خطبہ دیتے رہے یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت آگیا پھر اُترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھ گئے اور سورج ڈوبنے تک خطبہ پڑھتے رہے تو (اس دن بھر کے خطبہ میں) ہم لوگوں کو حضور نے تمام ان چیزوں اور باتوں کی خبر دے دی جو قیامت تک ہونے والی ہیں تو ہم صحابہ میں سب سے بڑا عالم وہی ہے جس نے سب سے زیادہ اس خطبہ کو یاد رکھا ہے۔

راشد علی عطاری مدنی
ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل
(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)
https://wa.me/923208324094

رمضان المبارک کے بعد بہت ہی اہم دورۂ حدیث شریف شروع ہو گا

نصاب میں 14 کتب حدیث کی احادیث حذفِ تکرار کے ساتھ شامل

دورۂ حدیث شریف کا دورانیہ ایک سال ہو گا۔

شوال المکرم 1445ھ تا شعبان المعظم 1446ھ

شرکاء کو اختتام پر ان شاء اللہ سندِ حدیث اور اجازات بھی دی جائیں گی

دورۂ حدیث شریف میں شامل کتبِ حدیث

1- صحیح البخاري،،2- صحیح مسلم،،3- سنن أبي داود،،4- جامع الترمذي،

5- سنن النسائي،،6- موطأ مالک،،7- سنن ابن ماجہ،،8- مسند أحمد،

9 سنن الدارمی،،10- السنن الکبری للبیہقی،، 11 صحیح ابن خزیمہ، ،

12 صحیح ابن حبان،،13- مستدرک الحاکم،،14- الأحادیث المختارۃ

راشد علی عطاری مدنی

ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹر نیشنل

https://wa.me/923208324094